واقعہ کربلا کے اسباب

حکیم قاضی مشتاق احمد حیدری نقشبندیؒ

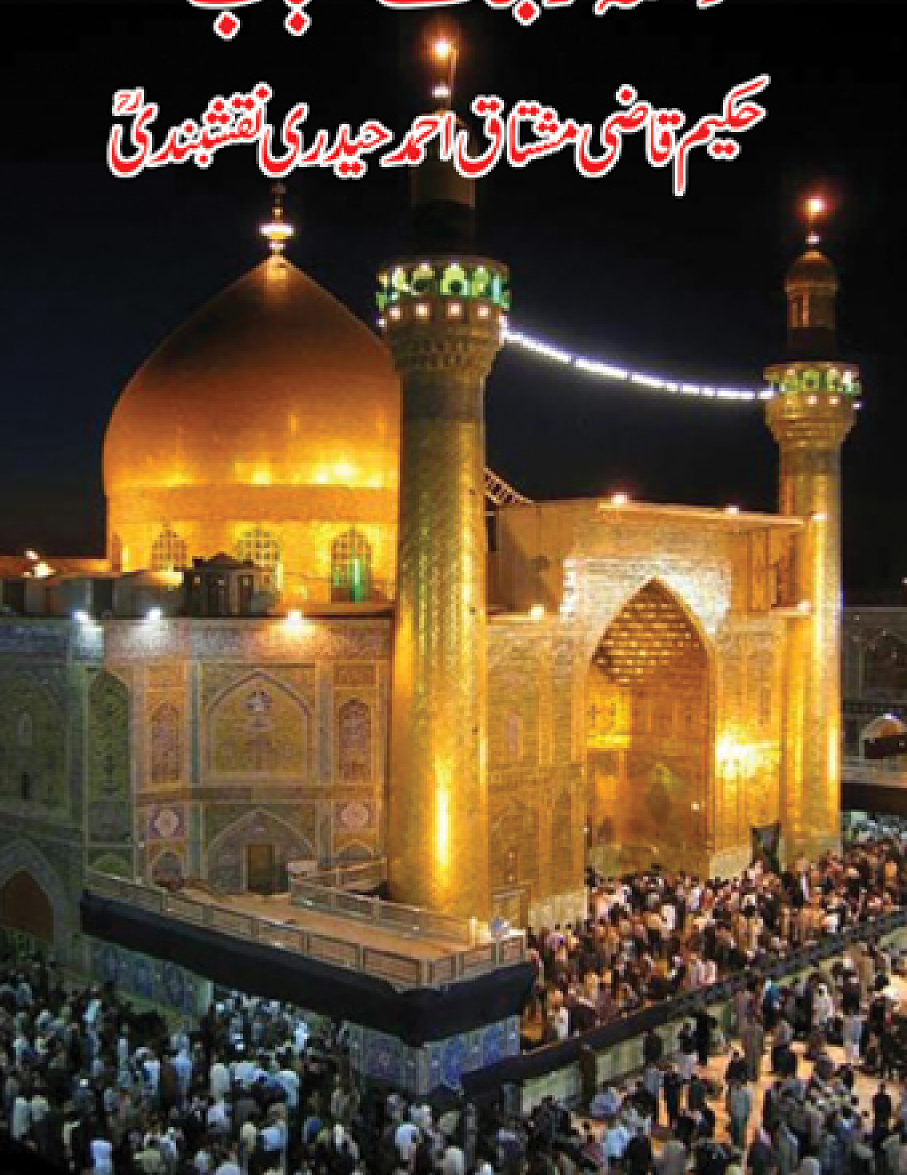

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقعہ کربلا کی اسباب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئٰاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ۝

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْلِیْ وَلَاتَکْفُرُوْنَ۝

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْااسْتَعِیْنُوْابِالصَّبْرِوَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ۝ وَلَاتَقُوْلُوْالِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۝ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ

بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ
وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ
اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ
رٰجِعُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ
رَحۡمَةٌ قف وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ۝

(پ ۲/آیت ۱۵۷ سے ۱۵۲/سورة بقرة)

صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ۝ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُهُ النَّبِیُّ
الۡکَرِیۡمُ الۡاَمِیۡنُ ۝ وَنَحۡنُ عَلٰی ذَالِکَ مِنَ
الشّٰهِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الۡعَالَمِیۡنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیۡ شَانِ
حَبِیۡبِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا
تَسۡلِیۡمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ ۝

عشرہ محرم الحرام:

قرآن کریم کی یہ آیات شریفہ جو اس احقر نے اس وقت آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت ہے، یہ مکی سورت ہے۔ بعض آیات اس کی مدنی بھی ہیں۔ اس مختصر سے وقت میں اس عشرے کے موجبات اور وہ نکات جو اہل عرفان نے بیان کئے ہیں یا حق تعالیٰ جل جلالہ نے انکشاف فرمایا ہے خواہ وہ کشف ان کا عیانی ہو یا کشف وجدانی ہو، سب جانتے ہیں، یہ ماہ یہ عشرہ کیوں مشہور ہے، اس کا تقدس کیوں ہے، اس میں کس کی یاد منائی جاتی ہے۔

سوال:

یہ احقر اس مختصر وقت میں کچھ ایسی اہم چیزیں آپ حضرات کے سامنے لانا چاہتا ہے، جس سے یہ ذہنی خلفشار اور انتشار جلد رفع ہو جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، جو لوگ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے قائل

ہیں، پانچوں وقت کی نماز پڑھتے ہیں، نماز میں درود بھی پڑھتے ہیں اور درود شریف میں حضور ﷺ کی آل اطہار پر درود کا تحفہ بھی بھیجتے ہیں، اگر کوئی نماز میں درود شریف نہ پڑھے نماز نہیں ہوئی۔ بنیان سے تشریف لے چلیں اور ذرا بنیاد پر توجہ فرمائیں، اگر کوئی عمر بھر کلمہ "لا الٰہ الا اللہ" رٹتا رہے اور "محمد رسول اللہ ﷺ" کی اس کے قلب میں گنجائش نہ ہو تو بے ایمان مرے گا اسے کچھ نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جب یہ فیصلہ ہے شریعت رضائے محمدی ﷺ کا فیصلہ ہے۔ تو حضرات واقعات کربلا کے ظہور کی آخر کون سی وجہ ہوسکتی ہے، جو قابل فہم ہو؟

جواب:

دور نہ جائیے، جو حضرات یہاں آتے رہتے ہیں، یہاں کی معنوی صحبتوں کا لُبِّ لباب اگر کیا جائے تو سمجھ سکتے ہیں، جب تک بشر کو قیدِ نفس اور شیطان کے اغوا سے نجات نہ ہو، عنصر غالب اس کا شر ہی شر ہے آیا خیال شریف میں اور اسی پر فیصلہ ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن کے طور پر حق تعالیٰ نے اسی اپنے قانون میں، اسی اپنی کتاب میں، اسی اپنے پیغام میں، اسی اپنے کلام میں، اسی اپنے آخری قانون میں ارشاد فرمایا کہ: وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (اور تم کو موت نہ آئے جب تک کہ تم پورے مسلمان نہ ہو جاؤ/ پ۴ / سورۃ العمران / آیت ۱۰۲)۔ کیوں فرمایا؟ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (اور اپنے رب کا ذکر کرو جب غفلت کا شکار ہو جاؤ/ پ ۱۵/ سورۃ الکھف / آیت ۲۴) غور کرنے کا مقام ہے۔ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ (پس پوچھو، سوال کرو اہلِ ذکر سے اگر تم کو علم نہ ہو/ پ۱۴/ سورۃ النحل / آیت ۴۳) کیوں فرمایا؟ ان سب کی ایک ہی وجہ ہے ان سب کی ایک ہی صورت ہے۔ ان سب کا ایک ہی سبق ہے۔ ایک ہی توجیہہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان قدرت سے "تُعْرَفُ الْاَشْيَاءُ بِاَضْدَادِهَا" (مکتوبات امام ربانی ۹/ ج ۱)، اس نے نفس کو بھی پیدا کیا، روح کو بھی پیدا کیا، مومن

کو بھی پیدا کیا، کافر و مشرک و مرتد کو بھی پیدا کیا۔ مختصر یہ ہے کہ اس نے دن کو بھی پیدا کیا اور اس نے رات کو بھی پیدا کیا۔ کیوں پیدا کیا۔ ''وَلَا تُسْئَلُ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ'' وہ جوابدے نہیں ہے، ہم جوابدے ہیں اس کی بارگاہ میں، وہ حکمت الوہیت کو خود ہی خوب جانتا ہے۔ البتہ اس نے اتنا ہم کو بتلا دیا ہے اور اپنے حبیب ﷺ کی زبانِ مبارک سے ہم تک پہنچا دیا ہے کہ ''تُعْرَفُ الْاَشْيَاءُ بِاَضْدَادِهَا'' ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے اور اس کا عرفان حاصل ہوتا ہے۔ اگر اہل تقویٰ کا وجود نہ ہوا گر اہل عصیان وطغیان کا وجود نہ ہو تو اہل تقویٰ کا وجود کیسے مانا جائے۔ امتیازی شان ان کی کیسے مانی جائے۔

جب انسان نفس کا بندہ ہو جاتا ہے۔ قید نفس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خواہشات کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے، لمبی آرزوؤں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کمزور ہوتا چلا جاتا ہے، نتیجہ میں اس کے پاس سوائے ماسوا اللہ کے کوئی چیز باقی نہیں رہتی

کو بھی پیدا کیا، کافر و مشرک و مرتد کو بھی پیدا کیا۔ مختصر یہ ہے کہ اس نے دن کو بھی پیدا کیا اور اس نے رات کو بھی پیدا کیا۔ کیوں پیدا کیا۔ ''وَلَا تُسْئَلُ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ'' وہ جوابدے نہیں ہے، ہم جوابدے ہیں اس کی بارگاہ میں، وہ حکمت الوہیت کو خود ہی خوب جانتا ہے۔ البتہ اس نے اتنا ہم کو بتلا دیا ہے اور اپنے حبیب ﷺ کی زبانِ مبارک سے ہم تک پہنچا دیا ہے کہ ''تُعْرَفُ الْاَشْيَاءُ بِاَضْدَادِهَا'' ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے اور اس کا عرفان حاصل ہوتا ہے۔ اگر اہل تقویٰ کا وجود نہ ہو اگر اہل عصیان وطغیان کا وجود نہ ہو تو اہل تقویٰ کا وجود کیسے مانا جائے۔ امتیازی شان ان کی کیسے مانی جائے۔

جب انسان نفس کا بندہ ہو جاتا ہے۔ قید نفس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خواہشات کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے، لمبی آرزوؤں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کمزور ہوتا چلا جاتا ہے، نتیجہ میں اس کے پاس سوائے ماسوا اللہ کے کوئی چیز باقی نہیں رہتی

اور پھر اس کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ اس دنیا کو اس کی زندگی کو عزیز سمجھتا ہے، اس کے قلب کا اس سے تعلق ہو جاتا ہے۔

برکاتِ صحبتِ مصطفی ﷺ:

وہ قربت الٰہی کا درجہ جو حضور رحمت عالم ﷺ کی صحبت نشینوں کو حاصل ہوا، اہل بیت اطہار کو حاصل ہوا، گھر والوں کو حاصل ہوا، صاحبزادوں کو حاصل ہوا، قرابت داروں کو حاصل ہوا، وہ بڑی ارفع نعمت عظمٰی ہے اللہ تعالیٰ کی نہ وہاں سیر ہے، نہ وہاں سلوک ہے نہ وہاں جذبہ ہے، نہ وہاں وجد ہے، نہ وہاں حال ہے، نہ وہاں قال ہے، وہ فیضانِ نبوت ہے، وہاں تو اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو، جس نے عظمت اور محبت کی نظر سے اللہ کے محبوب کو دیکھا، اللہ تعالیٰ کی ابدی نعمتوں سے مالا مال ہو گیا۔ یہ احقر عرض کرتا ہے بلکہ آپ سے ایک سوال کرتا ہے معمولی سا کہ جب کبھی آپ کسی چیز کو دیکھنا چاہتے ہیں اور دیکھتے ہیں، تو کتنا وقت صرف ہوتا ہے، کتنی دیر لگتی ہے۔ اجی! ایک لمحہ۔ یہی کہا جا سکتا ہے۔ ادھر آپ کی

مقام عالی پر آپ غور کیجئے کہ تمام ابدالانِ امت جو چالیس ہیں اور تمام معنوی نظام اللہ تعالیٰ کے جتنے اقطاب ہیں حتیٰ کہ 'قطب مدار' اور 'قطب ارشاد' جوامت کے اعمال نامے دربار میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں صرف حضرت مولائے کائنات ہی نہیں ہیں بلکہ اس فقیر کو نظرِ کشفی سے معلوم کرایا گیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین علیہما السلام بھی شریک ہیں اور اس امتیاز میں، اس برکت میں اور اس خصوصیت میں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعامات ہیں۔ یہ احقر آپ سے عرض کرتا ہے کہ ان کی نظرِ باطن کا کیا مقام ہوگا۔ کچھ تصور کیا جا سکتا ہے۔ کچھ اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

اعمال کا قلب پر اثرات:

ہم مسلمان ہیں، ہمارا اللہ پر ایمان ہے۔ الحمدللہ! کہ اللہ کے بعد اللہ کے پیارے رسول ﷺ پر ایمان ہے۔ اس کی کتاب

مقام عالی پر آپ غور کیجئے کہ تمام ابدالانِ امت جو چالیس ہیں اور تمام معنوی نظام اللہ تعالیٰ کے جتنے اقطاب ہیں حتیٰ کہ 'قطب مدار' اور 'قطب ارشاد' جو امت کے اعمال نامے دربار میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں صرف حضرت مولائے کائنات ہی نہیں ہیں بلکہ اس فقیر کو نظرِ کشفی سے معلوم کرایا گیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین علیہما السلام بھی شریک ہیں اور اس امتیاز میں، اس برکت میں اور اس خصوصیت میں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعامات ہیں۔ یہ احقر آپ سے عرض کرتا ہے کہ ان کی نظرِ باطن کا کیا مقام ہو گا۔ کچھ تصور کیا جا سکتا ہے۔ کچھ اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

اعمال کا قلب پر اثرات:

ہم مسلمان ہیں، ہمارا اللہ پر ایمان ہے۔ الحمد للہ! کہ اللہ کے بعد اللہ کے پیارے رسول ﷺ پر ایمان ہے۔ اس کی کتاب

پر ایمان ہے اور ساری کتابوں پر، سارے رسولوں پر ایمان ہے۔ قضا اور قدر پر ایمان ہے اور اس کے فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ہونے پر ایمان ہے۔ جب انسان کا باطن مُکَدَّر رہو جاتا ہے۔ جب گناہوں کی ظلمت سے گرد آلود ہو جاتا ہے، جب ظلمت و سیاہی کا نقطہ قلبِ باطن میں پیدا ہو جاتا ہے، اگر استغفار اور انابت کی نوبت نہ آئے اور سعادت حاصل نہ ہو تو وہ چیز بڑھتی رہتی ہے، حتی کہ وہ صلب پر پہنچا دیتی ہے، صلب مزید پر پہنچا دیتی ہے وہ صلب قدیم پر پہنچا دیتی ہے اور پھر وہ مقام ہے کہ اہل ایمان اور اہل ایقان کے ساتھ اس وجود کو کفار کی طرح عداوت ہو جاتی ہے۔ دیکھا آپ نے نفس کی کاریگری کو، دیکھا آپ نے شیطان کے بہکانے کو اور اغوا کو۔ کہاں تو یہ مقام ہے انسان کا کہ "لَا یَسَعُنِیْ عَبْدِیْ وَلَا سَمَاءَ وَلٰکِنْ یَّسَعُ فِیْ قَلْبِ عَبْدِ مُؤْمِنْ"۔ قلب مومن کا یہ مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حدیث قدسی ہے کہ "آسمانوں میں نہ زمینوں میں میری گنجائش ہے، اگر میری گنجائش ہے تو میرے

مومن بندے کے قلب میں ہے‘‘۔ کہاں تو یہ مقام ہے قلب مومن کا اور جب اس مرتبہ قسویٰ سے مومن گرتا ہے، نفس کے قید سے، شیطان کے فریب سے، انسان کامل کے بُعد سے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے تو پھر یہ صورت حال ہے کہ کچھ ٹھکانہ نہیں ہے، اُس کی گراوٹ اور پستی کا آپ ان واقعات حائلہ پر کیوں تعجب فرماتے ہیں۔ جس کے قلب میں دنیا کی محبت ہوگی اس سے ہر بات کو ثابت ہے اور جس کے قلب کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق حقیقی معنوں میں ہوگا وہ ماسوائے اللہ کے گرفتاری سے بے نیاز ہو گا، اسی پر فیصلہ ہے، اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے۔ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ۝ وہ اپنی حکمتوں کو اپنی مصلحتوں کو خود ہی خوب اور بہتر جانتا ہے۔ جب قرآن پاک کی نعمت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظمت اور اس تعلق کو جب بندہ نظر انداز کرتا ہے یا اپنی بداعمالی سے وہ تعلق کمزور ہو جاتا ہے، تب اس کی گراوٹ کی کوئی انتہا نہیں ہے، بس پھر اس کے بعد نفس اس کو

گراتا چلا جاتا ہے، دھوکے دیتا چلا جاتا ہے۔ خواہشات میں بالآخر اس کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے قرآن کریم جیسی کتاب عطا کی۔ ہم نے نور عطا کیا۔ ''نورِ مبین'' اس کی ناشکری کی۔ اس سے روگردانی کی تو پھر۔ اس کا قانون ہے ''وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ'' (اور جب تم کفر کرو گے تو بیشک میرا عذاب شدید تر ہے/پ ۱۳/ سورۃ ابراہیم / آیت ۷) اب ذرا گراوٹ کو دیکھئے کہاں پہنچتا ہے، یہ واقعات یہ حالات رونما ہونے تھے، یہ اُس کی مشیت ہے۔

یزیداور شمر وغیرہ کا سبب بننا:

یہ احقر آپ سے عرض کرتا ہے اور دریافت کرتا ہے کہ اگر بھئی! یزید نہ ہوتا اور شمر نہ ہوتا اور لوگ ایسے خبثِ باطن کے مریض نہ ہوتے، تو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے شرکاء اور آپ کے احباء اور آپ کے اعزاء آخر میدان میں شہید کیسے ہوتے اور شہادت کا مرتبہ آپ کو کیسے ملتا۔ یہ

ان کی بداعمالی تھی کہ یہ سبب بن گئے اور یہ پکڑے گئے ورنہ وہ بغیر کسی کے شہید کئے وہ شہید کیسے ہوتے۔

اطلاع قبل از شہادت:

آخر معراج شریف میں جب حضور ﷺ تشریف لے گئے اور نظر مبارک کے سامنے ایک سرخ محل آیا، ایک سبز آیا تو رضوان سے فرمایا کہ یہ کیا چیز ہے تو اب وہ عاجز ہو گئے۔ بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا۔ یہاں راز کھلتا ہے۔ حکم ہوا کہہ دو میرے حبیب ﷺ سے، وہاں یہ صورت تھی کہ آج ہمارے عجائبات قدرت دیکھنے کے لئے ہم نے اپنے حبیب کو بلایا ہے، کوئی ایسی بات نہ ہو جو قلب مبارک پر بار ہو۔ جب یہ دریافت فرمایا گیا تو رضوان نے عرض کر دیا کہ حضور یہ سبز محل آپ کے بڑے نواسے امام حسن علیہ سلام کے لئے ہے اور یہ سرخ محل آپ کے چھوٹے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔ بات یہ ہے کہ اس کا پہلے سے انتظام تھا یا نہیں۔ جب حضور ﷺ نے آپ کو اپنے بچے

کی طرح سے اس مقام پر صبر کرنے کی ضرورت ہے۔ایک پرچہ۔ ایک سوال، ایک امتحان، ایک آزمائش سبھی تو ہو گئے۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْئٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاُنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ۔ ’’اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے خوف سے، بھوک سے، مال کے نقصان سے، جانوں کی کمی سے اور پھلوں کی کمی سے‘‘۔

صبر کا اجر:

اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ o الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ o ہر عبادت کا عوض بارگاہِ الٰہی سے مقرر ہے، بندے کو عطا ہوتا ہے، کسی کو دو گنا، کسی سہ گنا، کسی کو ہفت گنا، ایک رکعت نماز کا ثواب پچاس گنا، ایک لاکھ گنا لیکن صبر وہ نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دوسرے مقام پر۔

اِنَّمَا یُوَفَّ الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ

بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ اور میں اپنے صابر بندوں سے وعدہ کرتا ہوں کہ اے حبیب ﷺ! آپ اعلان فرما دیجئے کہ میں اُن کے صبر کا اُن کو بے حساب اجر دوں گا۔

علم، عمل اور اخلاص کا آپس میں تعلق:

علم کو نور فرمایا، بغیر علم کے کام نہیں چل سکتا۔ علم کی روشنی میں پھر عمل۔ یہ دو بڑی نعمتیں ہیں۔ اور عمل مقبول نہیں، جب تک کہ اس میں اخلاص نہ ہو، سب فضول ہے، ظاہر تھا، باطن نہیں تھا، نفس نے تباہ کیا، گرفتار ہو گئے۔ اسلام کی تاریخ میں یہ ناخوشگوار واقعات رونما ہو گئے۔

دعا

اب اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم کی روشنی عطا فرمائے۔ عمل خیر کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اعمال میں اخلاص عطا فرمائے۔ اے اللہ تو اپنی محبت دے، اپنے رسول ﷺ کی محبت دے، اہل بیت اطہار کی محبت دے، اپنے جانشینوں

کی محبت دے اور اس محبت پر ہم کو استقامت عطا کر۔ اے اللہ!
ہماری دین و دنیا کی ساری مشکلات اپنے مخصوص و مقرب
بندوں کے، شہداء کے صدقہ سے، اہل بیت کے صدقہ سے رفع کر
دے۔ اے اللہ ہماری تمام ظاہری بیماریاں اور باطنی بیماریاں دور
کر دے اور ہم کو تو سوائے اپنی ذات کے کسی غیر کا محتاج نہ رکھ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ○

وَعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلٰی
الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ○ فَانْصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْمُنَافِقِیْنَ○
فَانْصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ○

اے اللہ! اس پاکستان کو قائم رکھ۔ حضور ﷺ اور شہداء
کے صدقے میں۔ یا اللہ! ہم مسلمانوں کو یہاں کے رہنے والوں کو
شریعت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس پاکستان کو ظاہری
و باطنی دشمنوں سے خارجی دشمنوں سے محفوظ رکھ اور دین و دنیا کی

برکت سے مالا مال فرما۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تعَالیٰ عَلٰی خَیرِ خَلْقِہٖ

سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ

وَذُرِّیَّتِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ

الرَّاحِمِیْنَ. بِحَقِّ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

☆☆☆

http://faiz-e-aehl-e-bait.weebly.com/
http://faiz-e-nisbat.weebly.com/